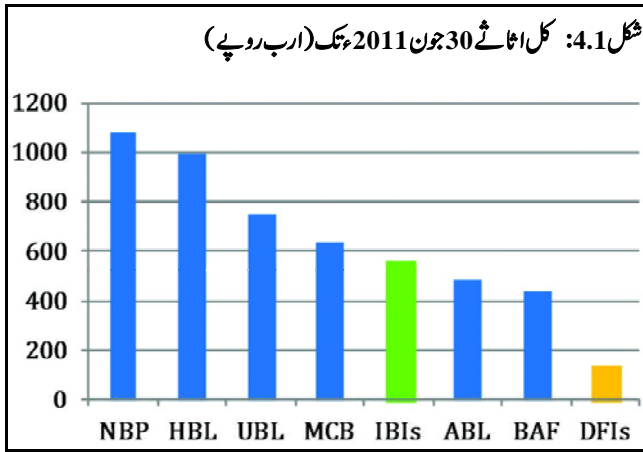
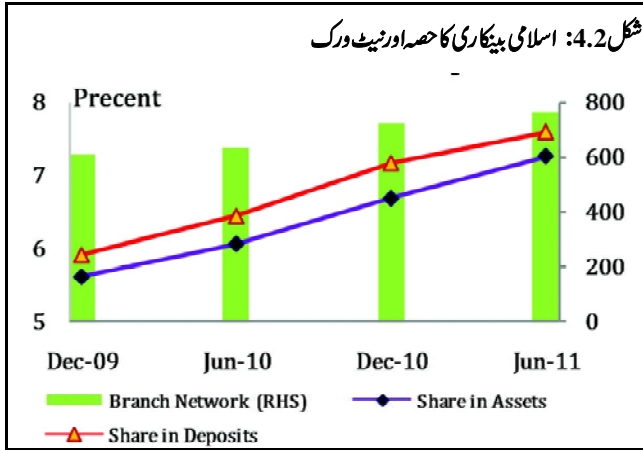


2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں میں دو ہندسی نمو ریکارڈ کی گئی اور اضافی اثاثوں کا بڑا حصہ (84 فیصد) حکومتی تمسکات میں لگایا گیا۔ اوسطاً اسلامی بینکاری ادارے دیگر بینکاری شعبوں کے مقابلے میں زیادہ سیال، قرض ادا کرنے کی صلاحیت رکھنے والے اور زیادہ منافع بخش ہوتے ہیں اور زیر جائزہ مدت کے دوران ان اظہاریوں میں بہتری آئی۔ ساکھ کا خطرہ اور منتقل کمرشل خطرہ اگرچہ زیادہ قوی نہیں تاہم یہ صنعت کی مستقبل کی نمو کے لیے خاصی مشکلات کا باعث بن سکتے ہیں۔

اسلامی بینکاری اداروں نے دو ہندسی نمو کو برقرار رکھا ہوا ہے



اسلامی بینکاری اداروں میں گزشتہ دو ہندسی سالانہ نموریکارڈ کی گئی۔ زیر جائزہ مدت (2011ء کی پہلی ششماہی) کے دوران یہ رجحان جاری رہا اور ان کے مجموعی اثاثوں میں 17.5 فیصد نمو ہوئی۔ 2011ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اثاثوں اور امانتوں دونوں کی شرح نمو میں اضافہ ہوا۔ اگرچہ اثاثوں میں مضبوط شرح نمو کم بیس افیکٹ کے باعث ہوئی تاہم پاکستان میں بینکاری نظام میں اسلامی بینکاری اداروں کے بڑھتے ہوئے حصے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی بینکاری صنعت میں ان کی اہمیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جون 2011ء تک اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثے 560 ارب روپے ہو گئے جن کا بینکاری شعبے کے کل اثاثوں میں حصہ 7.3 فیصد ہے جو کہ پاکستان کے پانچویں بڑے بینک کے کل اثاثوں سے بھی زیادہ ہے اور ملک کے تمام ترقیاتی مالی اداروں کے کل اثاثوں کے چار گنا سے بھی زیادہ ہے (شکل 4.1 اور 4.2)۔



--- زیادہ تر نئے فنڈ حکومتی تمسکات میں لگائے گئے

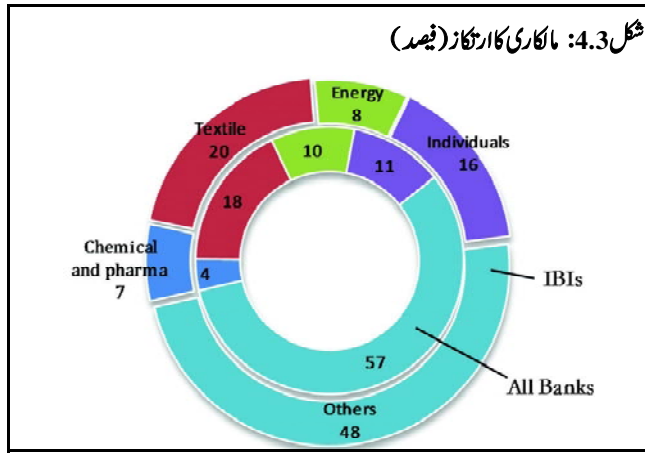
مجموعی اثاثوں میں دو ہندسی نمو کے باوجود مالکاری میں نمونہ زور رہی اور 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص مالکاری میں صرف 4.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مجموعی سرمایہ کاری (خالص) میں 46.6 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی (جدول 4.1)۔ سرمایہ کاری میں غیر متوقع نمو کے باعث اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں کے آمیزے میں مالکاری سے سرمایہ کاری کی طرف نمایاں تبدیلی آئی، مالکاری کے جز دان کا حصہ کم ہو کر 33 فیصد ہو گیا جبکہ سرمایہ کاری

بڑھ کر 42 فیصد ہو گئی۔ اکتوبر 2010ء سے جون 2011ء کے درمیان 182 ارب روپے کے حکومت پاکستان اجارہ صکوک کے اجراء کے باعث مالکاری کی طرف سے بلند معیار کی ریاستی سرمایہ کاری کی جانب تبدیلی میں مدد ملی جس سے اسلامی بینکاری ادارے 2011ء کی پہلی ششماہی میں اپنے اضافی اثاثوں کے 83.7 فیصد حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کرنے کے قابل ہوئے۔ درحقیقت حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کا یہ رجحان روایتی بینکوں کی طرح ہی تھا (جیسا کہ باب 1 میں واضح کیا گیا ہے)۔ آئندہ اگرچہ پالیسی ریٹ میں 200 بیس پوائنٹس کم ہونے کے ساتھ ساتھ نئے ریاستی صکوک کی فوری دستیابی میں کمی کے باعث کچھ رقم نجی شعبے کو دی جاسکتی ہے تاہم توانائی کا بحران، امن وامان کی خراب

جدول 4.1: اسلامی بینکاری کی نمو					
ارب روپے					
کل بینک	جون 11ء	دسمبر 10ء	جون 10ء	دسمبر 09ء	
کل اثاثے	7,714.6	477.0	411.1	366.3	
سرمایہ کاری (خالص)	2,620.2	157.8	78.0	72.2	
مالکاری (خالص)	3,383.5	180.4	157.5	153.5	
امانتیں	5,964.8	390.1	329.8	282.6	
فیصد تبدیلی					
کل اثاثے	8.1	17.5	12.2	17.0	
سرمایہ کاری (خالص)	22.3	46.6	8.0	34.9	
مالکاری (خالص)	1.0	4.6	2.6	9.4	
امانتیں	9.4	15.9	16.7	18.7	

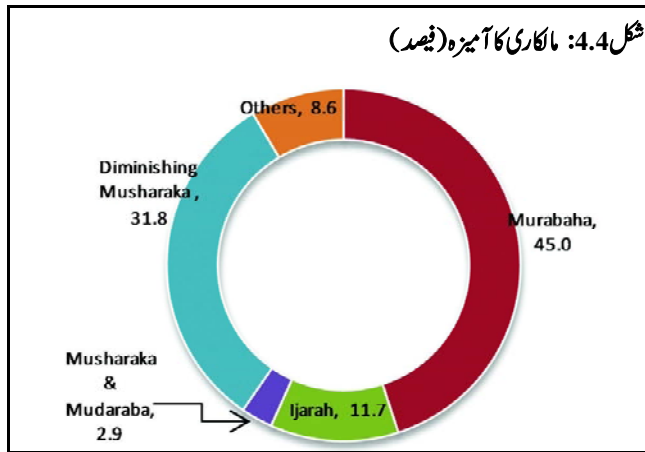
صورت حال اور کمزور معاشی کارکردگی قلیل مدت میں نجی شعبے کے لیے قرضوں کے حصول میں رکاوٹ رہیں گے۔

قرضے کے اختصا ص کے لحاظ سے اسلامی بینکاری اداروں کے کل قرضوں میں سے تقریباً نصف قرضے چار اہم شعبوں ٹیکسٹائل، توانائی، کیمیکل اور افراد کو دیے گئے (شکل 4.3)۔ اگرچہ ٹیکسٹائل شعبے میں اسلامی بینکاری اداروں کے نسبتاً بلند اکتشاف کی وجہ سے یہ ادارے ٹیکسٹائل صنعت میں ناموافق حالات کی صورت میں ضرر پذیر ہیں تاہم اس سطح کا قرضوں کا ارتکاز ناگزیر ہے کیونکہ مجموعی برآمدات اور بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں ٹیکسٹائل کا حصہ بڑا ہے۔ مختلف شعبوں میں اسلامی بینکاری اداروں کے قرضوں کا اکتشاف مجموعی بینکاری صنعت کی طرح تھا، انفرادی، کیمیکل اور دو سازی کے شعبوں میں ان کا اکتشاف دیگر بینکاری شعبے کے مقابلے میں تقریباً دوگنا رہا۔ تاہم، کیمیکل اور دو سازی کے شعبے میں نسبتاً بلند اکتشاف سے ارتکاز کا خطرہ نہیں بڑھے گا کیونکہ اسلامی بینکاری اداروں کے مالکاری جزدان میں ان کا حصہ صرف 7 فیصد ہے۔



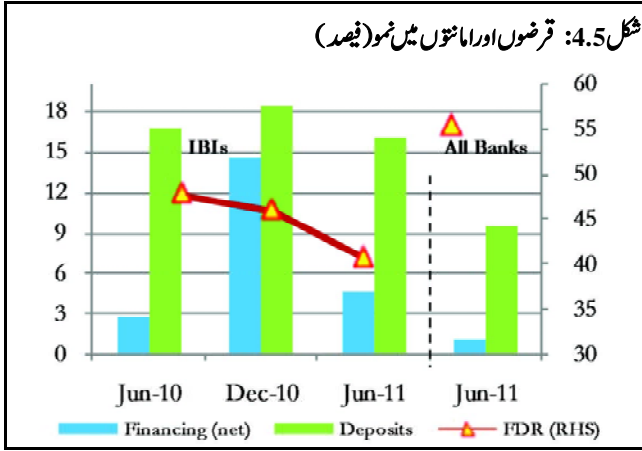
مالکاری جزدان میں نفع و نقصان کی شراکت کے محدود حجم کے باعث ساکھ کا خطرہ ہے

شریعت میں مالکاری کے نفع و نقصان کی شراکت کے طریقوں سے جڑی اہمیت کے باوجود اسلامی بینکاری ادارے مسلسل مارک اپ پر مبنی اور رہن / اجارہ کے طریقوں کی مالکاری پر بہت انحصار کیے رہے (شکل 4.4)۔ اسلامی مالکاری کے اہم طریقوں کو مسلسل نظر انداز کرنے سے شریعت کیونٹی اور عوام دونوں کی طرف سے سخت تنقید کا سامنا ہے کیونکہ موجودہ طرز فکر اسلامی اور روایتی بینکاری کے درمیان فرق کو کم کر رہا ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کے نفع و نقصان مالکاری کا حصہ بڑھانے کے لیے سنجیدہ کوششیں کرنے میں تردد کرنا بہر حال قابل فہم ہے کیونکہ اس طرح کی مالکاری کے ساتھ بلند خطرات اور اخلاقی رکاوٹیں منسلک ہیں اور رسمی وغیر رسمی تنازعات کے حل کے لیے کوئی طریقہ کار موجود نہیں ہے۔ اسی لیے اسلامی بینکاری اداروں کے نفع و نقصان کی مالکاری میں اضافے کے لیے معاون قانونی اور ضوابطی ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ساکھ کے خطرے سے نمٹا جاسکے۔

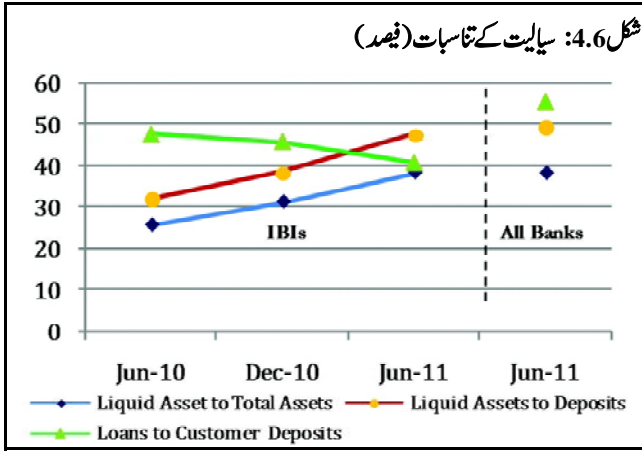


مالکاری و امانتوں کے تناسب میں کمی رحمت کے ساتھ زحمت ...

پُرکشش منافع کی پیشکش والے اجارہ صکوک میں مسلسل حکومتی قرض گیری اور اثاثہ جاتی معیار میں بگاڑ کے نتیجے میں اسلامی بینکاری ادارے قابل قرض تووم کی مناسب دستیابی کے



باوجود نئی شعبے کو قرضے دینے سے گریزاں رہے۔ شریعہ سے ہم آہنگ کم خطرے کے ریاستی صکوک کی بڑھتی ہوئی فراہمی کے ساتھ اسلامی بینکاری اداروں نے سرمایہ کاری کی جانب اپنا اکتشاف بڑھا دیا اس طرح ان کی مالکاری و امانتوں کا تناسب مزید گرا کر 40.8 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ پورے بینکاری شعبے میں 55.4 فیصد¹ ہے (شکل 4.5)۔ درحقیقت 2010ء کی دوسری ششماہی کے دوران حکومت پاکستان نے 89 ارب روپے کے اجارہ صکوک جاری کیے اور 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران مزید 93 ارب روپے کے جاری کیے جس کے باعث سرمایہ کاری میں بالترتیب 96 فیصد اور 46.6 فیصد اضافہ ہوا۔



اگرچہ 2008ء کی چوتھی سہ ماہی سے روایتی بینکوں کے قرضوں اور امانتوں کا تناسب بھی گرا رہا ہے تاہم اسلامی بینکاری اداروں کے مالکاری و امانتوں کا تناسب قرضوں اور امانتوں کے تناسب سے خاصا کم ہے۔ اس کی قرین قیاس وجوہات یہ ہیں: (الف) چونکہ اسلامی بینکاری اداروں کی قلیل مدتی فنڈ کی ضروریات کے لیے بازار زرتک رسائی محدود ہے اس لیے انہیں احتیاطی مقاصد کے لیے بلند سیالیت برقرار رکھنی ہوتی ہے، (ب) اسلامی بینکوں کو حتمی قرض دہندہ کی سہولت دستیاب نہ ہونے سے یہ سیالیت کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں نتیجتاً سیالیت تمسکات کے لیے ان کی طلب بڑھ جاتی ہے اور (ج) صارف ملنے کے بعد ان کی امانتوں کی حیثیت سرکاری تمسکات کی ہوتی ہے تاہم قرضہ دیتے وقت زیادہ کوششیں درکار ہوتی ہیں۔ یہ مسئلہ اسلامی بینکاری اداروں جیسے نئے بینکوں سے زیادہ متعلق ہو سکتا ہے۔

اگرچہ مالکاری و امانتوں کے تناسب میں مسلسل کمی کے باعث اسلامی بینکاری اداروں کا وساطت کا عمل کمزور ہو سکتا ہے تاہم جیسا کہ آئندہ سطور میں واضح کیا گیا ہے ان کی سیالیت، اثاثہ جاتی معیار اور نفع آوری پر اس کا مثبت اثر ہوگا۔

--- کیونکہ اسلامی بینکاری اداروں کو بڑھتی ہوئی لازمی شرح سیالیت کی شرائط کو پورا کرنے کی اجازت ہے

محتاج مالکاری اور حکومتی تمسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کی وجہ سے زیر جائزہ مدت کے دوران سیالیت کے تناسبات میں مسلسل بہتری آئی۔ مالکاری و امانتوں کے تناسب میں کمی کے علاوہ سیالیت اور کل اثاثوں اور امانتوں کے تناسبات میں بھی بہتری آئی ہے جو کہ دیگر بینکاری شعبے کے ساتھ ہم آہنگ ہیں (شکل 4.6)۔ مذکورہ بالا سیالیت کے تناسبات کے رجحان سے اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت کی اطمینان بخش صورتحال واضح ہے۔

2011ء سے قبل لازمی شرح سیالیت کی اہل تمسکات کی کمی کے باعث اسلامی بینکاری اداروں کے لیے رعایتی لازمی شرح سیالیت کی شرائط تھیں۔ م س 11ء کے دوران حکومت پاکستان نے 182 ارب روپے کے اضافی لازمی شرح سیالیت کے اہل صکوک جاری کیے۔ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت کی اطمینان بخش صورتحال، شریعہ سے ہم آہنگ و وثیقہ جات کی دستیابی اور لازمی شرح سیالیت کے اہل ذرائع کے پیش نظر اسلامی بینکاری اداروں کو دی جانے والی رعایت واپس لے لی گئی۔ چونکہ

¹ روایتی بینکوں کا قرضہ اور امانت کا تناسب 55.4 فیصد ہے جو کہ اسلامی بینکوں کے مالکاری اور امانت کے تناسب کے جیسا نہیں ہے تاہم یہ اعداد و شمار ایک سرسری قابل فراہم کرتے ہیں۔

جدول 4.2: اثاثہ جاتی معیار				
فیصد				
تمام بینک		اسلامی بینکاری ادارے		
	جون 11ء	دسمبر 10ء	جون 10ء	
غیر فعال ماکاری اور ماکاری	7.5	7.3	6.5	15.3
خالص غیر فعال ماکاری اور ماکاری	3.2	3.2	2.8	5.5
غیر فعال ماکاری اور تمویں	60.0	58.6	58.8	67.9
خالص غیر فعال قرضے اور مجموعی سرمایہ	14.3	13.3	11.5	26.6
اسلامی بینکاری ادارے		اسلامی بینکاری ادارے		
	دسمبر 11ء	جون 11ء	دسمبر 10ء	
غیر فعال ماکاری اور ماکاری	3.5	9.6	9.2	4.1
خالص غیر فعال ماکاری اور ماکاری	1.9	3.7	3.8	2.2
غیر فعال ماکاری اور تمویں	46.9	63.4	60.8	46.7
خالص غیر فعال قرضے اور مجموعی سرمایہ	7.1	16.5	16.1	8.9
غیر فعال ماکاری (ارب روپے)	2.1	11.8	11.7	3.0

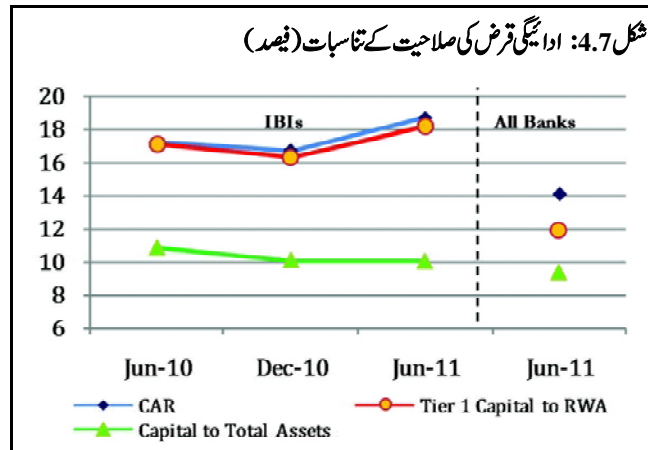
اسلامی بینکاری ادارے اپنے خاصے اثاثے حکومتی تمسکات میں لگا رہے ہیں اس لیے اس رعایت کے ختم ہونے سے قلیل مدت میں اسلامی بینکاری اداروں کو کوئی فرق نہیں پڑے گا تاہم طویل مدت میں قرضوں کی نمو کے لیے اسلامی بینکاری اداروں کو اپنے روایتی حریفوں سے برابری کی سطح پر مقابلہ کرنا ہوگا۔

اثاثہ جاتی معیار میں معمولی بگاڑ کے باوجود نقصان برداشت کرنے کی صلاحیت کافی ہے

2010ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی غیر فعال ماکاری کے مجموعے میں 3.2 ارب روپے کے بسرعت اضافے کے بعد 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان کی نمو میں نمایاں کمی واقع ہوئی اور صرف 1.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ نتیجتاً زیر جائزہ مدت کے دوران انفیکشن تناسب میں معمولی بگاڑ آیا (جدول 4.2)۔

اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہار کے لیے روایتی بینکاری کے مقابلے میں بدستور بہتر رہے جس سے ان کی محتاط قرض گاری کی عکاسی ہوتی ہے جیسا کہ ان کے اثاثوں کے ہزدان میں سرمایہ کاری کے بڑھتے ہوئے حصے سے ظاہر ہے اور روایتی بینکوں کے مقابلے میں ان کے پست غیر فعال قرضوں سے ان کے خطرہ قرض کے بہتر انتظام کی عکاسی ہوتی ہے۔²

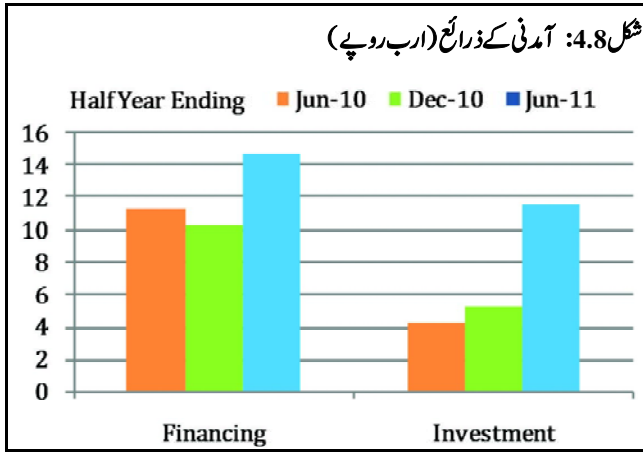
اسلامی بینکاری اداروں کی تقریباً 70 فیصد غیر فعال ماکاری نقصان کے زمرے میں ہے اسی لیے ان کو مناسب تمویں فراہم کی گئی ہے۔ اس سے اسلامی بینکاری اداروں کی بقیہ صنعت کے مقابلے میں بہتر کوریج تناسب (غیر فعال ماکاری اور تمویں) کی وضاحت ہوتی ہے۔ 2010ء کی دوسری ششماہی کے دوران غیر فعال ماکاری میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے اسلامی بینکاری اداروں کا



خالص غیر فعال قرضے اور مجموعی سرمایہ کا تناسب گذشتہ ایک سال میں خاصا کم ہونے کے باوجود 30 جون 2011ء تک 14.3 فیصد کی اطمینان بخش سطح پر ہے (شکل 4.7) جس سے غیر متوقع نقصان جذب کرنے کے لیے مناسب گشکن کی عکاسی ہوتی ہے۔ مزید برآں 30 جون 2011ء تک اسلامی بینکاری اداروں میں شرح کفایت سرمایہ میں 18.7 فیصد کا اضافہ ہوا جس سے اسلامی بینکاری اداروں کی غیر متوقع نقصان برداشت کرنے کی صلاحیت ظاہر ہوتی ہے۔

اسلامی بینکوں کے اندر اسلامی بینکوں کے مقابلے میں اسلامی بینکاری شاخوں میں غیر فعال ماکاری کا اسٹاک خاصا کم ہے۔ اگرچہ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران شاخوں کی غیر فعال ماکاری میں تیزی سے اضافہ (10.9 ارب روپے) ہوا تاہم یہ بنیادی طور پر ایک بینک کی وجہ سے ہوا۔ دوسری جانب اسی مدت کے دوران اسلامی بینکوں کی اضافی غیر فعال ماکاری میں صرف 0.1 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو 2010ء کی دوسری ششماہی کے دوران ہونے والے 2.8 ارب روپے کے اضافے سے کہیں کم ہے۔

2 اسلامی بینکاری اداروں کے جرمانے کی ساخت سے ان کی 7.5 فیصد غیر فعال ماکاری (روایتی بینکوں کے 15.3 فیصد غیر فعال قرضوں کے 15.3 فیصد کے مقابلے میں) کی جزوی وضاحت ہو سکتی ہے۔ قرض گیر کی ناندگی کی صورت میں اسلامی بینکاری ادارے جرمانے کے چارجز اپنی آمدنی میں شامل نہیں کر سکتے اسی لیے چھوٹے صارفین کو قرضے دینے کی ترغیب کم ہوتی ہے جبکہ قرض گیروں کی بہتر جانچ پڑتال کے لیے زیادہ ترغیب بڑھتی ہے۔



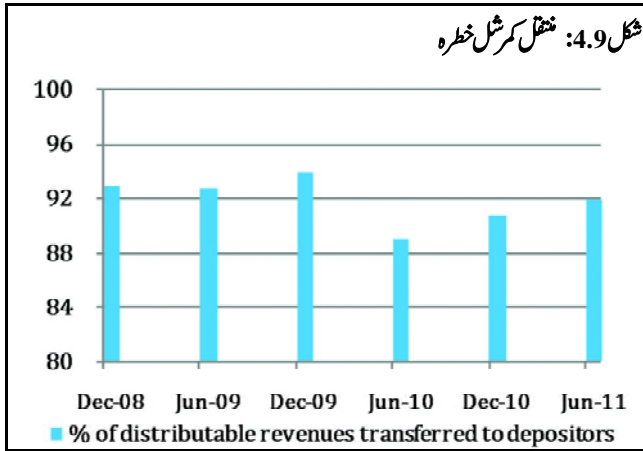
بلند یافت صکوک میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری سے منافع میں تیزی آئی

2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کے آمدنی کے اظہاریوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور 2010ء کے اسی عرصے کے مقابلے میں مالکاری پر منافع آمدنی میں 30 فیصد یا 3.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ اثاثوں کے آمیزے میں تبدیلی سے سرمایہ کاری پر منافع میں سب سے زیادہ بہتری دیکھی گئی کیونکہ بین الینک منڈی میں ایشیا مارجیسی کم یافت تمسکات کے بجائے بلند یافت والے اجارہ صکوک میں سرمایہ کاری سے آمدنی بہتر ہوئی۔ 2010ء کے اسی عرصے کی نسبت زیر جائزہ مدت میں سرمایہ کاری کی منافع آمدنی 17.4 ارب روپے بڑھی (175 فیصد اضافہ ہوا) (شکل 4.8)۔

جدول 4.3: آمدنی فیصد میں

تمام بینک	اسلامی بینکاری ادارے		
	جون 11ء	جون 10ء	دسمبر 10ء
اثاثوں پر منافع	1.4	1.6	0.6
ایکویٹی پر منافع	14.4	16.5	5.2
آپریٹنگ اخراجات اور خام آمدنی	51.0	62.3	72.6

مالکاری اور سرمایہ کاری کے جزدانوں پر بہتر آمدنیوں کے ساتھ غیر فعال اثاثوں پر کم تمویں کے باعث کاسی (earning) تناسب میں نمایاں بہتری ہوئی۔ اسلامی بینکاری اداروں کے اظہاریوں نے پہلی دفعہ مجموعی بینکاری شعبے کے مقابلے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا کیونکہ زیر جائزہ مدت کے دوران اثاثوں پر منافع 0.8 فیصد سے بڑھ کر 1.6 فیصد ہو گیا۔ اسی طرح دسمبر 2010ء تک ایکویٹی پر منافع میں بھی بھرپور اضافہ ہوا اور وہ 5.2 فیصد سے بڑھ کر 16.5 فیصد ہو گیا (جدول 4.3)۔



اسلامی بینکاری اداروں کے وسائل کا استعمال بھی بہتر ہوا اور 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران عملی اخراجات اور مجموعی آمدنی کا تناسب کم ہو کر 62.3 فیصد ہو گیا جبکہ 2010ء کے اسی عرصے کے دوران 71.8 فیصد تھا۔ اس بہتری کا بنیادی سبب عملی اخراجات میں کمی سے زیادہ مالکاری اور سرمایہ کاری پر آمدنی کا منافع بڑھنا ہے۔

--- لیکن منتقل کمرشل خطرہ بدستور موجود ہے

نظری اعتبار سے اسلامی بینکاری اداروں کے پی ایل ایس امانت دار معاہدے کی رو سے نفع نقصان میں حصہ دار ہوتے ہیں۔ نفع و نقصان کی اس شراکت سے اسلامی بینکاری اداروں کے سرمائے کو تقویت ملتی ہے کیونکہ اس سے انہیں نقصان برداشت کرنے کے لیے اضافی گیشن مہیا ہوتا ہے۔ پی ایل ایس امانت داروں کے فنڈ سے محصولات پیدا کرنے میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ (بطور مضارب) 50 فیصد سے 85 فیصد کے درمیان ہے۔ تاہم، سمجھوتے کے مطابق نفع و نقصان کی شراکت کے بجائے جب بھی منڈی کی شرح سے منافع / محاصل میں کمی ہوتی ہے تو اسلامی بینکاری ادارے اپنے منافع کے حصے میں سے پی ایل ایس امانت داروں کے لیے منڈی کی شرح کے مطابق مذکورہ بالا کمی کو پورا کرتے ہیں۔ گذشتہ دو برسوں کے دوران اسلامی بینکاری اداروں نے پی ایل ایس امانت داروں کے فنڈ سے جمع کیے گئے 90 فیصد محصولات تقسیم کیے اور 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران نفع آوری میں بہتری کے باوجود یہ رجحان جاری رکھا (شکل 4.9)۔ اسلامی بینکاری اداروں نے یہ عمل (جو مکمل طور پر ختم تھا³) اس مفروضے کے تحت جاری رکھا کہ اس سے امانت داروں کو امانتیں نہ نکلوانے کی ترغیب ملے گی۔

³ لٹریچر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی بینکوں کے امانت داریافت کی تلاش میں نہیں ہوتے اور ان کا امانت دہن لینے کا فیصلہ امانتوں پر شرح منافع کے لیے کم حساس ہو سکتا ہے۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو جیراڈ، پی ایچ جے بی کننہ (1997ء) "اسلامی بینکاری: سنگاپور میں تحقیق"۔ انٹرنیشنل جرنل آف بینک مارکیٹنگ، اورخان، اے کے (2010ء) "خدا، حکومت اور غیر متعلق افراد: ہجرتی ہوئی منڈیوں میں امانت دار کے رویے پر مذہبی اعتقاد کا اثر"۔ کنہن، ایم اے، ہارورڈ۔

اس عمل سے اسلامی بینکاری ادارے خطرات کو پی ایل ایس امانت داروں سے بینک کے حصہ داروں کی جانب منتقل کرتے ہیں اور خود کو بھی محروم کرتے ہیں کیونکہ جاری کھاتے دار نقصان کو برداشت کرنے کے لیے اضافی گنشن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس وقت پاکستان میں بینک کمرشل خطرات کو زائل کرنے کے لیے منافع مساوی کرنے کے ذخائر (PER) یا خطرہ سرمایہ کاری کے ذخائر (IRR)⁴ کا بندوبست نہیں کر رہے۔

مزید شفاف اکتشاف سے قانونی خطرہ کم کرنے میں مدد ملے گی

روایتی بینکوں کے مقابلے میں اسلامی بینکاری ادارے بلند قانونی خطرات کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ یہ بلند قانونی خطرہ اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ مختلف سمجھوتوں کے شریعہ کے خلاف ہونے کا امکان یا مفروضہ ہوتا ہے۔ اس طرح کے واقعات ہوئے ہیں کہ نادر ہند فریق ماکارا حاصل کرنے کے بعد معاہدے کی شرعی حیثیت پر اعتراض کرتا ہے۔ اسلامی بینکاری ادارے اپنے مالی سمجھوتے کرتے وقت دھیان سے ڈرافٹ تیار کر کے ان خطرات کو آسانی سے کم کر سکتے ہیں جس میں نہ صرف شریعت کی شرائط پوری ہوتی ہوں بلکہ معاہدے میں پارٹیوں کے حقوق اور ذمہ داریاں صاف لکھی ہوں۔

باکس 4.1: روایتی اور اسلامی بینکاری میں خطرہ قرض⁵

اسلامی بینکاری مالی شعبے کے سب سے تیزی سے نمونے والے حصوں میں شامل ہے۔ اسلامی بینک مالی بحران کے دوران اثاثوں میں مضبوط نمونے پانے میں کامیاب رہے اور 2007ء تا 2009ء کے دوران روایتی بینکوں کی اوسط ڈگنی کی رفتار نمونے پارے ہیں (آئی ایم ایف رپورٹ انٹرن اور ڈریڈی (2010ء))۔

اسلامی بینکاری کی تیز نمو اور مالی اداروں کی جانب سے بھاری خطرے کے خلاف موجود داخلی تحفظ کے لیے بڑے ڈجوں کے باوجود اب تک ایسی کوئی تحقیق نہیں کی گئی ہے جس میں انفرادی روایتی قرضوں بمقابلہ اسلامی قرضوں کی شرح نادر ہندگی کا جائزہ لیا گیا ہو۔⁶ شواہد کا یہ فقدان اس لیے ہے کہ مختلف اجزا کو صحیح طور پر شناخت کرنے میں دشواریاں ہیں اور ساتھ ہی اعداد و شمار کی بھی ضرورت ہے۔ یہاں ہم اس کی کوپورا کرنے کی کوشش کریں گے اور پاکستان میں روایتی قرضہ جات بمقابلہ اسلامی قرضہ جات کی شرح ہائے نادر ہندگی کا مفصل اور منظم تجزیہ کریں گے۔

اس سلسلے میں ہمیں مضبوط شواہد ملے ہیں کہ اسلامی قرضوں میں نادر ہندگی کا امکان کم ہوتا ہے۔ یہ اثر نہ صرف ثابریاتی لحاظ سے اہم (significant) ہے بلکہ معاشی لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل ہے۔ اوسط اسلامی قرضوں پر شرح خدشہ (hazard rate) روایتی قرضوں کے مقابلے میں نصف سے بھی کم ہوتی ہے۔

اسلامی بینکاری میں سودیاریاں کی شکل کو خارج کرنے کے بعد اسلامی قرضوں کی جو ساخت بنتی ہے، جن میں مؤخر فرودخت اور چارہ پر مبنی معاہدے شامل ہیں، اسے دیکھنے پر مذکورہ بالا نتیجے کی صرف جزوی تشریح ہو سکتی ہے۔ ہم اس امکان کو خارج نہیں کر سکتے کہ اسلامی قرضوں پر نادر ہندگی کا شکار ہونے والے قرض گیروں کو اپنے یاد دوسرے پیر و کاروں کے مذہبی عقائد کے حوالے سے سخت تصادم کا احساس ہوتا ہے۔

ڈیٹا اور شناخت کی حکمت عملی

ہم نے اسٹیٹ بینک کے شعبہ تحفظ صارف سے لیے گئے قرضوں کے اعداد و شمار کا تجزیہ کیا ہے جو کل قرضوں کی رجسٹری یعنی کریڈٹ انفارمیشن بیورو کا انتظام سنبھالتا ہے۔ ماہانہ دستیاب اعداد و شمار 4: 2006ء سے 12: 2008ء تک پاکستان میں واجب الادا تمام کاروباری قرضوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ انفرادی قرضے کی کارکردگی پر مبنی ہمارے تجزیے کا آغاز اس وقت سے ہوتا ہے جب کوئی قرضہ دینے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اسی لیے نمونے (sample) کی مدت کے دوران ہماری توجہ نئے قرضوں اور ایسے قرضوں پر ہے جن کی تجدید، توسیع یا تہہ بلی کی گئی ہے۔ **جدول 1** میں نمونے کی تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔ نمونے کی مدت کے اندر کافی قرض گیروں اور بینکوں کی پینلس شیٹس روایتی اور اسلامی دونوں طرح کے قرضوں پر مشتمل ہیں۔ **جدول 2** میں قرض گیر اور بینک کی قسم کے لحاظ سے نمونے کی ہیئت ترکیبی بتائی گئی ہے۔

ہم نادر ہندگی کی تعریف یوں کریں گے کہ اگر قرضہ یا اس کی قسط / سودی ادائیگی کا وقت 90 دن سے زائد ہو گیا ہے تو نادر ہندگی شمار ہوگی۔ نادر ہندگی کی یہ تعریف معیاری اور روایتی اور اسلامی قرضوں کے لیے بالکل مماثل ہے۔ آگے چل کر ہم اپنی تحقیق کی مضبوطی (robustness) کی تصدیق کریں گے اور نادر ہندگی کی تعریف پھر متعین کرتے ہوئے قرضوں کی ادائیگیوں میں 90 دن کے بجائے 180 دن کے تجاؤ کو نادر ہندگی شمار کریں گے۔

4 منافع مساوی کرنے کے ذخائر (PER) اور خطرہ سرمایہ کاری کے ذخائر (IRR) کا مقصد بلند منافع آوری کی مدت کے دوران ان ذخائر کو اکٹھا کر کے پی ایل ایس امانت داروں کو ہموار منافع فراہم کرنا اور پست منافع آوری کی مدت کے دوران ان ذخائر کو استعمال کرنا ہے۔ اسلامی بینکاری ادارے منافع مساوی کرنے کے ذخائر (PER) آمدنی میں سے اس طرح پیدا کرتے ہیں کہ وہ منافع میں اپنا حصہ بخش کرنے سے قبل بطور مضارب فیس وصول کرتے ہیں۔ یوں یہ ذخائر ایکویٹی والوں اور پی ایل ایس امانت داروں دونوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلامی بینکاری ادارے خطرہ سرمایہ کے ذخائر (IRR) آمدنی میں سے اس طرح پیدا کرتے ہیں کہ منافع میں اپنا حصہ بخش کرنے کے بعد بطور مضارب فیس وصول کرتے ہیں۔ اسی لیے یہ ذخائر صرف پی ایل ایس امانت داروں سے تعلق رکھتے ہیں۔

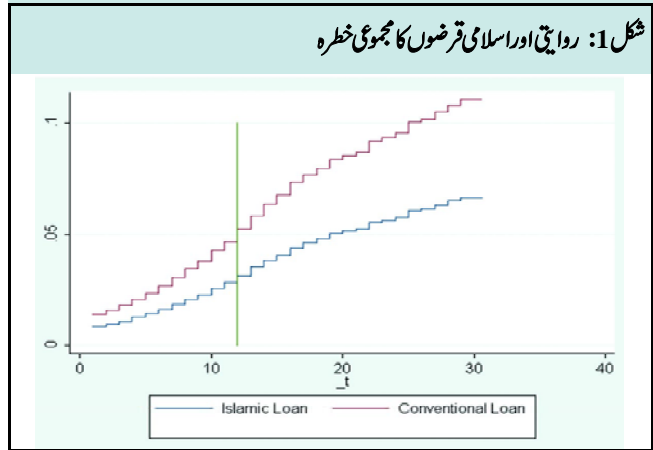
5 یہ سیکشن تیل، فاروق، معظم اور اولمبنا، اسٹیون کے "Of Religion and Redemption: Evidence from Default on Islamic Loans" (یکم اکتوبر 2010ء) سینٹر ڈسکشن پیپر سیریز نمبر 136-2010، یورپین بینکاری سینٹر ڈسکشن پیپر نمبر 32-2010، بینز فار اکنامک پالیسی ریسرچ ڈسکشن پیپر نمبر 8504 سے لیا گیا ہے جو کہ ایس ایس آر این <http://ssrn.com/abstract=1740452> پر دستیاب ہے۔

6 اعلیٰ علم الکفر کی اسلامی مالی مصنوعات کے لیے "قرضہ" (کران 2004ء) بلکہ "اسلامی" کا لفظ استعمال کرنے سے بھی بچنا چاہتے ہیں۔ اس لیے ہم نے فقہ میں آسانی کے لیے اصطلاح "اسلامی قرضہ" استعمال کی۔

جدول 1: نمونے کی تفصیلات		
حیثیات	ان کی تعداد	اکائی
دیے گئے تمام قرضے	1,238,574	قرضہ - مہینے
منہا نان کارپوریٹ اداروں کو قرضے ¹	363,221	قرضہ - مہینے
منہا خرد خصوصی اور غیر بینک قرضے	252,047	قرضہ - مہینے
ہر مہینے کے نمونے کے قرضے	603,677	قرضہ - مہینے
روایتی	571,478	قرضہ - مہینے
اسلامی	32,199	قرضہ - مہینے
قرضہ	152,730	قرضہ
قرضہ گیر	22,723	قرضہ گیر
بینک	40	بینک

1 مالی وساطتی اداروں، سرکاری شعبے کے اداروں، ملکی، صوبائی یا وفاقی حکومتوں، اور دیگر خود مختار اداروں کو قرضے
2 ان میں 50 ہزار روپے سے کم قرضے، 41 کروڑ 90 لاکھ روپے سے زائد قرضے، اور ان مالی اداروں کی طرف سے دیے گئے قرضے شامل ہیں جو بطور بینک درج نہیں ہیں۔

جدول 2: قرضوں کی اقسام کے لحاظ سے قرض گیروں اور بینکوں کے نمونے			
ہر مہینے کے قرضے	ان بینکوں نے دیے جو اس طرح کے قرضے پیش کرتے ہیں		
	صرف روایتی	روایتی اور اسلامی	صرف اسلامی
قرض گیروں کے	172,120	331,675	-
صاف روایتی	37,755	44,946	8,307
حاصل کردہ قرضے	-	2,208	6,846
اپنے تھے	209,875	378,649	15,153
مجموعے	209,875	378,649	15,153



صرف ایک واجب الادا قرضے کی صورت میں ایک اور بصورت دیگر صفر کے برابر ہے۔ اس نئے متغیر کا عددی سر فیور ایم ہے جبکہ اسلامی قرضے کے عددی سر پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

ہم نے مالکاری شدہ اثاثے کی پافینڈاری کے خام پیمانے سمیت کئی ٹیسٹ کیے۔ ایک ٹیسٹ میں وقت کے ساتھ قرض گیروں کا تنوع جاننے کے لیے شرح قرض (شرح سود) کو شامل کیا۔ یہ تنوع بھی ہمارے لیے ناقابل مشاہدہ ہے لیکن قرض دینے والے بینک کے لیے قابل مشاہدہ ہو سکتا ہے۔ ایک اور ٹیسٹ میں مشارکہ اور مضار بہ معاہدے (دونوں اقسام روایتی بینکوں کے قرضے کے مقابلے میں ایکویٹی مالکاری کے زیادہ مشابہ ہیں) خارج کیے۔ پھر نادر ہندگی کی تعریف 180 روز کے بجائے 90 روز مقرر کی۔ تمام کو انف کے لیے ہمارے نتائج پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

خلاصہ یہ ہے کہ صرف قرض کے معاہدے کی خصوصیات سے روایتی اور اسلامی قرضوں کے درمیان شرح خدشہ میں فرق کی وضاحت نہیں ہو سکتی۔

ہم نے معیاری ماڈل (duration model) کو تخمینے کے مرکزی طریقہ کار کے طور پر استعمال کیا ہے۔ معیاری تجربے میں نادر ہندگی کے وقت اور نادر ہندگی کے امکان کے درمیان تعلق کو سمجھنے کے لیے تقابل خدشہ (hazard function) ایک مناسب طریقہ ہے۔ شرح خدشہ نادر ہندگی کے فی مدت امکان کے حوالے سے شرح خدشہ کی ایک ذہنی تشریح ہے بشرطیکہ قرضہ اس مدت تک ”باقی“ رہے۔ مضبوطی کے لیے ہم (متحرک) لاگٹ ماڈل بھی استعمال کریں گے۔

تجربہ نتائج

نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ روایتی قرضوں کے مقابلے میں اسلامی قرضوں کی شرح خدشہ خاصی کم ہے۔ یہ اثر کی اضافی کنٹرول جیسے قرض گیر، بینک اور قرض گیر بینک کے معین اثرات کے مقابلے میں مضبوط (robust) ہے اور معاشی لحاظ سے اس کے وسیع ہے۔ ہماری بنیادی مساوات میں عددی سر سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی قرضوں پر شرح خدشہ روایتی قرضوں کی شرح خدشہ کی صرف دو تہائی ہے۔ مزید برآں اسلامی بینکوں کی جانب سے دیے جانے والے اسلامی قرضوں پر شرح خدشہ کم ہے۔ روایتی اور اسلامی قرضوں کے درمیان قرض گیر، قرضہ اور بینک کی خصوصیات کا جو فرق پایا جاتا ہے وہ خدشے کی شرحوں میں اس تخمینہ شدہ فرق کا ذکر ہو سکتا ہے۔ اسی لیے ہم نے انحراف کے تمام ممکنہ ذرائع کی باضابطہ تحقیق کی ہے۔

روایتی اور اسلامی قرضے لبنی والے قرضوں گھروں کے درمیان کیا فرق ہے؟

ہم نے قرض گیر کے حجم، علاقے اور صنعت کے لیے کنٹرول کیا تاہم قرض گیروں کا تمام تنوع ان کنٹرولز کے احاطے میں نہیں آ سکتا۔ اسی لیے ہم نے قرض گیر کے معین اثرات کو شامل کیا تا کہ قرض گیر کے ہر وقت موجود ناقابل مشاہدہ اور قابل مشاہدہ تنوع کو احاطے میں لایا جاسکے۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ ایک ہی قرض گیر کا اسلامی قرضے کے مقابلے میں روایتی قرضے میں نادر ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ ہم نے ایسے ایک سال (اوسط median)، معاشی، لائق قرضہ کے لیے جو برآمدات یا زرعی مقاصد کے لیے نہیں یا حکومت، تخصیصی، غیر ملکی یا بڑے بینک نے نہیں دیے، اپنے نتائج کی معاشی اہمیت جاننے کے لیے مزید بغور تجزیہ کیا۔ شکل 1 میں روایتی اور اسلامی قرضوں کے مجموعی خدشے کے نتائج کا شیڈول دکھایا گیا ہے۔ ایک کے بعد مجموعی خدشے میں فرق پہلے ہی 2 فیصد سے زائد ہو جاتا ہے۔ روایتی قرضوں پر یہ پہلے سال کی مجموعی شرح خدشہ 5.2 فیصد کے برابر ہے جو ایک ترقی پذیر معیشت میں قرضوں کے لیے غیر معمولی نہیں ہے جبکہ اسلامی قرضوں کے لیے پہلے سال کی مجموعی شرح خدشہ 3.1 فیصد کے برابر ہے جو عام طور پر ترقی پذیر معیشتوں میں قرضوں پر نادر ہندگی کی شرح کے زیادہ قریب ہے۔

قرضوں کے سمجھوتوں میں فرق؟

قرضوں کی کئی خصوصیات کے لیے کنٹرولز کے باوجود یہ ممکن ہے کہ اسلامی قرضوں اور روایتی قرضوں کے درمیان معاہدے کی خصوصیات سے شرح خدشہ میں فرق کی وضاحت ہو سکے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ہم نے کچھ کوائف (specifications) استعمال کیے۔ پہلے غیر نقد سہولت کو خارج کیا جو ہو سکتا ہے روایتی اور اسلامی قرضوں کے درمیان قرضے کی دیگر خصوصیات کے مقابلے میں زیادہ فرق رکھتی ہو۔ ہم نے تمام معیاری ماڈلز کا دوبارہ تخمینہ لگایا اور ہمارے نتائج تقریباً وہی رہے۔ ہمارے ڈیٹا سیٹ میں قرضے کی سنڈرائز شامل نہیں ہے اسی لیے ہم نے ایک پراکسی متغیر چارج کسی سنڈرائز شامل کیا۔ یہ متغیر صرف ایک واجب الادا قرضے کی صورت میں ایک اور بصورت دیگر صفر کے برابر ہے۔ اس نئے متغیر کا عددی سر فیور ایم ہے جبکہ اسلامی قرضے کے عددی سر پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

روایتی اور اسلامی قرضے دینے والے بینکوں میں فرق؟

اگرچہ ہم بینک کی قسم کے لحاظ سے فقہ کے تحت ہیں تاہم (وقت کے لحاظ سے غیر متغیر) بینک کے معین اثرات اہم ہو سکتے ہیں کیونکہ نادرہندگی کی شرحیں بینک سے مخصوص کنٹریس کے اثرات، خطرات مول لینے کی ترغیبات اور یا اسکریننگ اور مانیٹرنگ ٹیکنالوجی کی بنا پر ہو سکتی ہیں۔

چنانچہ ہم بینک کے معین اثرات مختلف ماڈلز میں شامل کرتے ہیں جو ایسے قرضوں پر توجہ دیتے ہیں جو صرف اسلامی اور روایتی دونوں قرضے دینے والے بینکوں نے جاری کیے ہوں۔ ہمیں اس بارے میں مضبوط شواہد ملتے ہیں کہ دونوں قسم کے قرضے دینے والے بینکوں میں اسلامی قرضوں پر خدشے کی شرح روایتی قرضوں سے زیادہ ہے۔

اس کم نادرہندگی کی ایک ممکنہ تشریح یہ ہے کہ نادرہندگی کی صورت میں بینک جو جرمانے عائد کرتے ہیں وہ روایتی قرضہ ہو تو جرمانہ بینک کو مل جاتا ہے جبکہ اسلامی قرضے کی صورت میں کسی فلاحی ادارے کو ملتا ہے۔ اگر بینک جرمانوں کا مناسب ترین تعین کریں تو وہ اسلامی قرضوں کی بجائے روایتی قرضوں پر جرمانوں کی مالیت کم متعین کریں گے خصوصاً ان قرض گروہوں کے لیے جنہوں نے کئی اقسام کے قرضے لیے ہوئے ہوں اور جن کا معیار قرضہ متوسط ہے۔ اس کے باوجود ہم نہیں سمجھتے کہ جرمانوں کی مالیت کا فرق اس معاملے کی موزوں تشریح ہے۔ اول، سبھی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینک روایتی اور اسلامی قرضوں پر جرمانوں کی مالیت یکساں رکھ سکتے ہیں۔ دوم، اسلامی قرضے کی ڈی۔ بی۔ ایم معیار قرض گروہوں اور زیر مشاہدہ شرح قرض اور شرح کے مریخ کے باہمی متعلقات میں مختلف النوع کو آؤف متعارف کراتے ہوئے، متعلقات کی رقوم کے تعین شدہ عددی سرشاریاتی اعتبار سے غیر اہم ہیں بلکہ دراصل متخالف سمت میں اشارہ کر رہے ہیں (یعنی متوسط شرح قرض کے قرض گروہوں کے لیے روایتی اور اسلامی قرضوں میں شرح خدشہ میں فرق کم سے کم ہے، زیادہ سے زیادہ نہیں جیسا کہ ہم جرمانوں کا موزوں ترین تعین کرنے پر توقع کر سکتے ہیں)۔

قرض گروہ، بینک یا قرضے کی خصوصیات؟ یا مذہب؟

ان مضبوط نتائج کی ایک ممکنہ تشریح یہ ہے کہ ممکن ہے قرض گروہ اپنے انفرادی مذہبی عقیدے کی وجہ سے اسلامی قرضوں پر نادرہندہ ہو۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا اسلامی قرضہ لینے کی تحریک ہی قرض گروہ کی نادرہندگی کی حوصلہ شکنی کر سکتی ہے۔

اس جانچ کے لیے ہم نے دو متغیرات کو شامل کیا جس سے معلوم کیا جائے گا کہ قرض گروہ کی معیاری نمونے کے دوران اسلامی یا روایتی قرض گروہ کی جانب منتقل ہوا یعنی معیاری نمونے کے دوران پہلے روایتی قرضہ لیا گیا یا بعد میں اسلامی قرضہ لیا گیا۔ وہ قرض گروہ جو اسلامی قرض گروہ کی طرف راغب ہو گئے ہیں شاید اپنے حالیہ فیصلے کے پیش نظر انہیں اسلامی قرضوں پر نادرہندہ ہونے کی زیادہ ترغیب ملتی ہے۔

اس مشق کے لیے معیاری نمونے کا آغاز لینٹ سینئرنگ (left-censoring) مسئلہ کو ظاہر کرتی ہے یعنی ہم ان قرضوں کا مشاہدہ نہیں کر سکتے جو اب واجب الادا نہیں رہے ہیں۔ اگرچہ تخمینے ثنائیاتی لحاظ سے مختلف نہیں تاہم ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انفرادی تحریک کردار ادا کر سکتی ہے۔ وہ قرض گروہ جو حال ہی میں اسلامی قرضوں کی طرف راغب ہو گئے ہیں ان میں روایتی قرضوں کی طرف جانے والوں کے مقابلے میں اپنے اسلامی قرضوں پر نادرہندگی کا امکان کم ہوتا ہے۔

اس امر کو ملحوظ رکھنے سے بالاتر بنانے کے لیے کہ قرضوں کی نادرہندگی میں مذہبی عقائد اثر انداز ہوتے ہیں ہمیں ہر انفرادی قرض گروہ کے لیے مذہبی عقیدے کے معروضی بیانے جاننے کی ضرورت ہوگی۔ جہاں تک ہمیں علم ہے اس بیانے تک رسائی کے لیے کوئی موجودہ تحقیق نہیں ہے اور نہ ہی ہم نے اس کے لیے ہم نے کئی کو آؤف متعارف کیے ہیں جو اس سلسلے میں پہلا قدم ہے کہ آیا قرض گروہ کی نادرہندگی کے حوالے سے مذہب کوئی کردار ادا کرتا ہے۔

اول ہم نے ایک متغیر 'رضان' متعارف کیا جو ماہ رمضان میں ایک کے برابر ہوتا ہے اور بصورت دیگر صفر۔ اگر (1) مذہبی سرگرمی کا مقامی نیٹ ورک (network effect) اور یا (2) اسلامی عقائد سے قرض گروہ کی شناخت اسلامی قرضوں پر پست شرح خدشہ کی وضاحت میں اہم کردار ادا کرتی ہے تو توقع کی جا سکتی ہے کہ روایتی اور اسلامی قرضوں کے درمیان تفرق ماہ رمضان کے دوران بڑھ جائے گا۔ اسلامی قرضے اور رمضان کے درمیان باہمی تعامل پر تحقیق شدہ عددی سراصل میں منفی اور کافی بڑا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ماہ رمضان میں اسلامی قرضوں پر نادرہندگی نصف سے بھی زیادہ گر جاتی ہے۔

مذہبی سرگرمی کا نیٹ ورک ایکٹ اگر کردار ادا کرتا ہے تو اس صورت میں قرض گروہ بینک کا کل وقوع اہم ہو سکتا ہے۔ مذہبی علاقوں (اور چھوٹے شہروں) میں قرضے کی ادائیگی کے لیے زیادہ اندرونی سماجی دباؤ ہو سکتا ہے اور قرض گروہ کو مالی مشکلات درپیش ہونے کی صورت میں اس کے خاندان اور دوستوں کی طرف سے زیادہ غیر رسمی مدد مل سکتی ہے اور مذہبی ادائیگی اور عمل سے کوئی اضافی نیٹ ورک فوائد نہیں ملتے۔ چھوٹے علاقوں میں مذہبی اور دیگر سیاسی جماعتوں کے درمیان امتیاز بڑے شہروں کے مقابلے میں شدید نہیں ہوتا کیونکہ عام طور پر مذہبی علاقوں میں رہنے والے زیادہ مذہبی ہوتے ہیں۔ اسی لیے ہم نے ایک ڈی متغیر 'بڑا شہر' متعارف کیا جہاں اگر 10 لاکھ سے زائد افراد ہوں تو وہ ایک کے برابر ہے ورنہ صفر ہے۔ مقامی مذہبی سرگرمی کی پیمائش کے لیے ہم نے مذہبی سیاسی جماعتوں کا حصہ کے متغیر پر انحصار کیا جو 2002ء کے عام انتخابات میں چھ مذہبی سیاسی جماعتوں کے قومی اسمبلی میں نشستوں کے لیے حاصل کردہ ووٹوں کے تناسب کے مساوی ہے، اس ضلع میں جہاں قرض گروہ مقیم ہے۔⁸

بڑے شہروں میں تعین شدہ عددی سروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ (1) مذہبی علاقوں یا چھوٹے شہروں کے مقابلے میں قرضوں کی شرح خدشہ اوسطاً لگ بھگ 50 فیصد زیادہ ہے، (2) مذہبی علاقوں کے مقابلے میں اسلامی قرضے نادرہندہ ہونے کا زیادہ امکان ہے اور (3) اگر مذہبی جماعتوں کا حصہ بڑھا ہے تو اسلامی قرضے نسبتاً کم نادرہندہ ہوتے ہیں تاہم مذہبی علاقوں میں یہ معاملہ نہیں۔

ان شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ خصوصاً شہروں میں رہنے والوں میں جو عموماً کم مذہبی ہوتے ہیں، روایتی اور اسلامی قرضوں کی کارکردگی میں فرق مذہبی سرگرمی کے نیٹ ورک ایکٹ سے واضح ہو سکتا ہے۔

اس میں مضبوطی کے لیے ہم نے مذہبی سیاسی جماعتوں کے حصہ کو ذہنی مدرسے میں داخلے سے تبدیل کر دیا جو ہم نے اندرانی داس وغیرہم (2006ء) سے لیا ہے۔ وہ اس متغیر کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ یہ ضلع میں اسکولوں کے داخلوں میں ذہنی مدرسوں میں بچوں کے داخلے کا تناسب ہے۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ روایتی اور اسلامی قرضوں کی وابستگی کی کم تفریق کے تعین میں مذہب کا نیٹ ورک ایکٹ کردار ادا کرتا ہے تاہم یہ اثر مذہبی علاقوں کے

7. الامام، بل وغیرہم (2011ء) سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عمان میں 160 گروپ قرضوں کی واپسی میں تاخیر پر ان ارکان گروپ کے تناسب کا منفی اثر پڑا ہے جو پانچ وقت کے نمازی ہیں۔ وسیع تناظر میں گوسوسمیٹیز اور غیرہم (2011ء) نے تحریک کیا ہے کہ وہ گھر کے مالکان جو 'اخلاقی طور پر اسے غلط سمجھتے ہیں' وہ اپنے آپ کو نادرہندہ ہلو اننا زیادہ پسند نہیں کریں گے جبکہ ان کے گھر کی ایک بیٹی ایک خاص حد سے کم ہوگی جو خواہ وہ ماہانہ رہن کی لاگت ادا کر سکتے ہوں۔

8. ہم نے عام انتخابات 2002ء کے نتائج کا استعمال کیے ہیں کیونکہ 2008ء کے الیکشن میں 6 میں سے 5 مذہبی سیاسی جماعتوں نے بائیکاٹ کیا تھا۔

مقابلے میں بڑے شہروں میں کم ہے۔ ہو سکتا ہے طالب علموں کے لیے بڑے شہروں میں سفر کرنے سے مقامی مذہبی رجحان کے اس پیمانے اور خدشے کی شرح کا تفرق کمزور ہو جاتا ہو۔

ایک حالیہ تحقیق میں پے پینسکی (2010ء) نے کہا ہے کہ اسلامی بینکاری مصنوعات کی طلب کا تعین انفرادی جانب سے خود مذہبیت کے بجائے مسلم شناخت کے برقرار رکھنے یا اس کا دعویٰ کرنے پر ہوتا ہے۔ شناخت کی ضرورت درمیانے طبقے کے قرض گیروں کے لیے زیادہ اہمیت کی حامل ہے جو جدت پسندی اور عالمگیریت کے باعث رونما ہونے والی سماجی تبدیلیوں کی زد میں زیادہ آتے ہیں، خصوصاً جب وہ بڑے شہروں میں مقیم ہوں۔ ہمارا مفروضہ یہ ہے کہ خاص کر درمیانے طبقے کے یہی قرض گیر جو مسلم شناخت کو مضبوط بنا نا چاہتے ہیں نہ صرف اسلامی بینکاری مصنوعات کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں بلکہ ان کی نادر ہندگی کا تناسب بھی کم ہے علی الخصوص بڑے شہروں میں۔

اس دعوے کی آزمائش کے لیے ہم بعد از پیدائش نجی گمبداشت کے حصے کا ایک متغیر متعارف کیا جو ان خواتین کے تناسب کے مساوی ہے جنہوں نے قرض گیر کے ضلع میں نجی (نہ کہ سرکاری) اسپتالوں یا کلینکوں کو بعد از زچگی استعمال کیا۔ اس میں درمیانے طبقے کی جانب سے اشیائے تعیش کے استعمال کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ تکنیکی متعامل رقم کے تعین شدہ عددی سر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر زچگی کے بعد نجی گمبداشت کے حصے میں اضافہ ہو بڑے شہروں میں روایتی قرضوں کے مقابلے میں اسلامی قرضوں کی نادر ہندگی کا امکان کم ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ تعین شدہ ارتباط سے پتہ چلتا ہے کہ قرض گیر قرضہ اور ریابینک قرضے کی خصوصیات کے علاوہ مذہب بھی انفرادی دین داری، نبیوت و رک کے اثرات اور کم از کم طور پر گروپ کی شناخت کے ذریعے روایتی و اسلامی قرضوں کی واپسی کے تفرق کا تعین کرتا ہے۔

خلاصہ

اسلامی قرضوں پر خدشے کی شرح روایتی قرضوں کے مقابلے میں نصف ہے، مختلف میعاد کے ماڈلز میں ہم نے پاکستان کے جامع ماہانہ اعداد و شمار کو مد نظر رکھتے ہوئے تخمینہ لگا یا جس میں 2006:04 تا 2008:12ء کی مدت کے ایک لاکھ 50 ہزار سے زائد قرضے شامل ہیں۔ ماہ رمضان کے دوران اور بڑے شہروں میں جہاں مذہبی جماعتوں کو اچھے ووٹ ملتے ہیں، وہاں اسلامی قرضوں کی نادر ہندگی کا امکان کم ہوتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مذہبی رجحان قرضے کی نادر ہندگی کے فرق کا جزوی تعین کر سکتا ہے۔

یہ بات اہم ہے کہ اس تحقیق میں اس وسیع تر مسئلے پر بحث نہیں کی گئی ہے کہ آیا قرض گیر، بینک یا معاشرے کے تناظر میں روایتی یا اسلامی مالکاری ”بہتر“ ہے۔ مذہبی ہمارے جائزے سے یہ نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ دیگر مذاہب یا نظام اقدار سے وابستہ افراد میں اس قسم کے اثرات نہیں ہو سکتے۔ لیکن انفرادی روایتی اور اسلامی قرضوں میں نادر ہندگی کی شرحوں کا جائزہ لینا پہلا اور ضروری قدم ہے یہ سمجھنے کے لیے کہ اسلامی مالیات کے مخصوص طریقے قرض گیر کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتے ہیں یا نہیں۔ اس جائزے سے بہر حال یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف معائنہ رکھنے والے گروپوں کی مالی شمولیت نہ صرف معاشرتی لحاظ سے بلکہ مالی استحکام کے لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے۔ مزید برآں روایتی بینک اس سے اہم سبق سیکھ سکتے ہیں اور اسلامی بینکوں کی جانب سے استعمال کی جانے والی بعض اسکریننگ اور آپریشنل ٹیکنالوجی کو استعمال کر سکتے ہیں جس سے قرض گیروں کی اسکریننگ اور نگرانی میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔ ان میں سے بعض اقدامات یہ ہیں۔ اس شرط سے کہ اسلامی بینک نادر ہندہ قرضوں سے حاصل ہونے والے جرمانے کو فلاحی مقاصد میں استعمال کریں گے انہیں معمولی قرض گیروں کی جانچ میں زیادہ جھٹکار بننے کی ترغیب ملتی ہے۔ اسی طرح بی ایبل ایس کی شرائط سے اسلامی بینکوں کو اپنے صارفین کی بہتر نگرانی اور صارفین کے کاروباری عمل میں زیادہ متحرک طور پر شامل ہونے کی ترغیب مل سکتی ہے جس سے اسلامی بینکوں کی اپنے قرض گیروں کی نگرانی کرنے کی صلاحیت بڑھ سکتی ہے۔